خطبہ نمبر
64

خطبات جمعہ

شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن وحدیث کی زبانی

مرتب
مفتی فیضان سرور مصباحی
جامعۃ المدینہ نیپال

پیش کش
روشن مستقبل، دہلی

@RMustaqbil
Roshan Mustaqbil
raushanmustaqbildehli@gmail.com

ROSHAN MUSTAQBIL
423 Ground Floor, Matia Mahal
Jama Masjid, Delhi, Pin. No. 110006
Mob.: 9717285505 / 9039778692

۴۲۳ گراؤنڈ فلور، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روشن مستقبل دہلی کی ہفتہ وار پیشکش

مجلس ادارت

- مفتی **محمد نثار احمد** مصباحی
- مفتی **خالد ایوب مصباحی** شیرانی
- مولانا **غلام مصطفی** نعیمی
- مفتی **فیضان سرور** مصباحی
- مولانا **محمد شاہد علی** مصباحی
- مولانا **توصیف رضا** مصباحی سنبھلی
- مولانا **طارق انور** مصباحی
- مولانا محمد **زاہد علی** مرکزی
- محمد **زبیر قادری** صاحب

مجلس مشاورت

- مولانا **محمد اکبر علی** برکاتی
- مفتی **فیضان المصطفیٰ** قادری
- مفتی **ازہار احمد امجدی** ازہری
- مولانا **بلال احمد** نظامی
- مولانا مفتی **محمد صادق** مصباحی
- مولانا **شان عالم** قادری
- مولانا **نوید اختر** قادری
- مولانا **محمد شاہ عالم** مصباحی
- مولانا **سید قدیر رضا** مصباحی
- مولانا **عبد القدیر** مصباحی
- مولانا **محمد کامل** مصباحی
- مولانا **فاضل** مصباحی

شانِ صدیق اکبر

قرآن وسنت کی روشنی میں

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء و المرسلين وعلى آله وأصحابه ومن تَبِعهُم بإحسان إلى يوم الدين.

أما بعد !

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ سَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى الَّذِیۡ يُؤۡتِیۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰۤى اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى وَ لَسَوۡفَ يَرۡضٰى الليل.

محترم حضرات!

آج میری تقریر کا عنوان ہے: "شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن وسنت کی روشنی میں" آیئے کچھ سننے سنانے سے قبل آقائے کائنات، فخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود پاک کا نذرانہ پیش کرلیں۔ پڑھیں:

الله رب محمد	صلى عليه وسلم
نحن عباد محمد	صلى عليه وسلما

شاعر کہتا ہے:

حقیقت کی زبان	صدیق اکبر
صداقت کا بیان	صدیق اکبر

وہ حق کا ترجماں	صدیق اکبر
نبی کا راز داں	صدیق اکبر
کبھی نہ ساتھ چھوڑا مصطفیٰ کا	
جہاں آقا، وہاں	صدیق اکبر
مہکتا پھول گلزار نبی کا	
بہارِ بے خزاں	صدیق اکبر
نبی کے نام پر سب کچھ فدا ہے	
محبت کا نشاں	صدیق اکبر
نبی نے عظمتیں وہ ان کو بخشیں	
زمیں پر آسماں	صدیق اکبر
وہ پہلا یار، محبوبِ خدا کا	
وقارِ دلبَراں	صدیق اکبر
نیازؔی، میں، اور ان کے وصف لکھوں	
کہاں میں اور کہاں	صدیق اکبر

(عبدالستار نیازی)

محترم حضرات!

اہل اسلام کے نزدیک ایک جملہ بولا جاتا ہے: **"أفضل البشر بعد الأنبياء بالتحقيق؛ أمير المؤمنين أبى بكر الصديق "** یعنی: یہ بات تحقیق سے ثابت شدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیاء کرام کے بعد انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔ یہ جملہ دراصل متعدد احادیثِ کریمہ اور تحقیقات فقہا و متکلمین کا نچوڑ ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے اجماعی عقیدے: "افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ " کی ترجمانی پر مشتمل ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت رکھتے

ہیں، یوں ہی آپ کی امت کو سابقہ تمام امتوں پر فضیلت کا شرف حاصل ہے ۔ پھر تمام امت محمدیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سب سے افضل قرار پائے، پھر حضرات صحابہ کرام میں وہ مہاجرین جنھیں سابقین اولین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر ان میں بھی وہ دس خوش نصیب حضرات جنھوں نے زبانِ رسالت مآب ﷺ سے دنیا ہی میں جنتی ہونے کا مژدہ پایا، پھر ان عشرہ مبشرہ میں حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تمام پر فضیلت حاصل ہے۔ اوران چار یاروں میں بھی یار غار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ باتیں یوں ہی نہیں کہی جاتیں، بلکہ ان کے پیچھے ٹھوس اور مستحکم دلائل موجود ہیں، تفصیل کے لیے اس موضوع پر موجود سینکڑوں کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ علماء کرام ومفتیان اسلام کی صحبت میں رہ کر ان کے فضائل و کمالات سنے جاسکتے ہیں۔

آئیں، آج کی گفتگو میں چند آیات واحادیث کریمہ کی روشنی میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ کے مقام ومرتبہ کی رفعت وشان کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اتقی، صدیق اکبر کا قرآنی لقب:

محترم حضرات! خطبے میں ابھی ابھی جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا تھا، وہ ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى الليل.

ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

اس آیت کا شانِ نزول اور پس منظر بیان کرتے ہوئے مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ:

جب حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہوگا، جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کردیا۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ جس میں واضح طور پر فرما دیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ (تفسیر خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۱۹-۲۰، ۴/ ۳۸۵)

یادرہے کہ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا جیسے حضرت عامر بن فُہیرہ، حضرت اُمِّ عُمیس، اور حضرت زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم.

محترم سامعینِ کرام!

یہاں غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کتنی بلند ہے کہ کفار آپ پر اعتراض کرتے ہیں، اور دفاع میں اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آیات قرآنی کا نزول ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے ذرا غور کیجئے تو اس میں کس طرح سے حضرت صدیقِ اکبر کی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی یہ آیت بتا رہی ہے کہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو جہنم سے بچالیا گیا ہے۔

(۲) "الأتــقــی" کا خوبصورت ٹائٹل اور لقب سے آپ کا تذکرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں، آپ کی پرہیزگاری، تقوی اور خلوص کو مقبولیت حاصل ہو چکی ہے۔

(۳) پھر عربی گرامر کے حساب سے "اتقی" (سب سے بڑا پرہیزگار) پر پر غور کریں تو یہ بات بھی کھل آتی ہے کہ تمام تر صحابہ کرام میں آپ ہی کو سب سے بڑا متقی اور پرہیزگار ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

دوسری آیت کریمہ: الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی میں آپ کی نیت پاکیزگی کا بیان ہے کہ آپ کے دل میں کسی بھی قسم کے غلط خیالات کا گزر نہیں، بلکہ خالص پاکیزہ نیت سے غلاموں کو آزاد کرتے ہیں، اور خدا کی بارگاہ میں مال پیش کرتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ بہت بڑے سخی ہیں، کنجوسی نہیں کرتے، بلکہ بڑی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔

آگے ہے: وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰۤی

یعنی: حضرت صدیقِ اکبر کی شان یہ ہے کہ وہ خود تو اپنے مسلمان بھائیوں پر احسان کرتے رہتے ہیں، مگر خود اپنے اوپر کسی کا احسان نہیں اٹھاتے۔

آگے ارشاد ہوتا ہے: اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰی

یعنی: حضرت صدیقِ اکبر کا کام اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

تو پھر ان کے اس خلوص اور پرہیز گاری کا نتیجہ کیا نکلا اس کو خود اللہ تبارک وتعالی بیان فرماتا ہے:

وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی یعنی اللہ تعالیٰ عن قریب حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جائے گا۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ .

محترم سامعین کرام!

دیکھا آپ نے کہ خلوص، تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو کیسا عظیم الشان مقام عطا کیا ہے کہ قرآن مجید میں ان کے لیے آیات کریمہ اتاریں۔اور "الاتقی" سے لقب نوازا، ان کی پرہیز گاری کی تعریف فرمائی اور پھر اپنی رضا مندی کا بھی وعدہ فرمایا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگی میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے احوال افکار کو جگہ دیں، ان کو نمونہ بنالیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حقدار بن سکیں۔

صدیقِ اکبر امت محمدی کے سب سے معزز فرد:

محترم حضرات!

جیسا کہ ابھی آپ نے سنا کہ قرآن مجید نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو "أتــقـی" یعنی سب سے بڑا پرہیزگار قرار دیا ہے۔تو اب آیئے تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھتے چلیں، قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَکۡـرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُم (الحجرات ۱۳) :یعنی: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں "أتقی" یعنی: زیادہ پرہیز گار ہے۔

تو اب دونوں آیات کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امت محمدیہ میں "اکـــرم" یعنی: سب سے زیادہ قابلِ عزت وتکریم، حضرت صدیقِ اکبر ہیں اس لیے کہ وہ "أتقی" ہیں۔

سبحان الله سبحان الله

اس مقام پر گفتگو کرتے ہوئے اعلی حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ:

''وہ صدیق جس کی افضلیت مطلقہ پر قرآنِ کریم کی شہادت ناطقہ ہے کہ فرمایا: اِنَّ اَکۡـرَمَـکُمۡ عِنۡدَ اللّٰــهِ اَتۡـقٰـیـکُـمۡ تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے حضور وہ ہے، جو تم سب میں "اتـقـی" ہے۔اور دوسری آیت کریمہ میں صاف فرمادیا: وَسَیُـجَـنَّبُهَـا الۡاَتۡقَی قریب ہے کہ جہنم سے بچایا

جائے گا وہ اتقیٰ۔ یہ شہادت آیت اُولی ان آیات کریمہ سے وہی مراد ہے، جو افضل و اکرم امتِ مرحومہ ہے، اور وہ نہیں، مگر اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر بالیقین (ان آیات میں) صدیقِ اکبر ہی مقصود ہیں، اور اسی پر اجماعِ مفسرین موجود"۔

(فتاوی رضویہ، ج:18، ص:248,249، جدید تخریج شدہ)

افضلیتِ صدیق اکبر احادیث روشنی میں:

برادران اسلام!

آئیں اب ہم احادیث کریمہ کی روشنی میں افضلیتِ صدیقِ اکبر جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ میرے نزدیک "ابوبکر صدیق" سب سے پیارے ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انھوں نے نبی کریم ﷺ سے استفسار کیا کہ: آپ کے نزدیک مردوں میں سب زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا: اُبوبکر، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

أن النبی صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل فأتیته ،فقلت: أی الناس أحب إلیک؟، قال ﷺ: "عائشة" فقلت من الرجال؟ قال ﷺ: "أبوها" قلت: ثم من؟ قال ﷺ: "ثم عمر بن الخطاب" فعد رجالاً .]رواه الشیخان البخاری والمسلم .

حضرت عمر کی شہادت کہ حضرت ابوبکر صدیق ہم میں سب سے بہتر ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ کے موقع پر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

آپ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب زیادہ محبوب ہیں۔

یہ ایک طویل حدیث ہے جس کے بعض الفاظ ہیں:

وفیه أن أبا بکر قال للأنصار: (ولکنا الأمراء وأنتم الوزراء هم أوسط العرب دارا، وأعربهم أحسانا، فبایعوا عمر بن الخطاب أو أبا عبیدة بن الجراح .فقال عمر بل نبایعک أنت. فأنت سیدنا، وخیرنا، وأحبنا إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم.

فأخذ عمر بيده فبايعه وبايعه الناس .(رواه البخاری)

حضرت علی کی شہادت کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق ہیں۔

چوتھے خلیفہ راشد باب العلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب ان کے صاحبزادے حضرت محمد بن الحنفیہ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر

حدیث کے متعلقہ الفاظ ہیں:

محمد بن الحنفية قال: قلت: لأبي: أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أبو بكر قلت: ثم من؟ قال: عمر.(رواه البخاری)

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔

حدیث کے الفاظ ہیں:

عن علی رضی الله عنه أنه قال لأبي جحيفة: يا أبا جحيفة ألا أخبرک بأفضل هذه الأمة بعد نبيها قال: قلت: بلى ولم أكن أرى أن أحدا أفضل منه، قال: أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وبعد أبي بكر عمر وبعدهما آخر ثالث ولم يسمه.(روى الإمام أحمد بإسناده)

محترم سامعین کرام!

تو پتہ چلا کہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل اور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

اوپر قرآن مجید کی آیات میں بھی آپ نے ملاحظہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت صدیقِ اکبر کا کیا مقام ومرتبہ ہے۔اور ابھی بخاری ومسلم شریف کی روایت میں بھی آپ نے سن لیا کہ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ محبوبیت کا درجہ ابوبکر ہی کو حاصل ہے۔ بخاری شریف ہی کی دوسری روایت بھی سنی کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر سب سے افضل اور حضورِ اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔اور پھر اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت بھی خصوصی اہمیت کی حامل ہے، ان لوگوں کے لیے جو افضلیتِ صدیقِ اکبر

کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ ابھی بخاری شریف میں، بلکہ مسند احمد بن حنبل میں بھی حضرت علی کے حوالے سے شہادت گزری کہ **أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر** (یعنی: نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل صدیقِ اکبر ہیں)۔ اسی لیے تو اہل سنت و جماعت کے افراد آج تک اسی عقیدے پر قائم ودائم ہیں۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک یہ عقیدہ جاری وساری رہے گا اور اہل سنت و جماعت علانیہ کہتے رہیں گے:

أفضل البشر بعد الأنبياء بالتحقيق؛ أمير المؤمنين أبى بكر الصديق " یعنی: تحقیق سے ثابت شدہ موقف ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیاء کرام کے بعد انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

اس سلسلے میں اور آیات کریمہ واحادیث مبارکہ پیش کی جائیں تو پھر بات کافی لمبی ہوجائے گی۔ اس لیے وقت کالحاظ سے اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں سیرتِ صدیق اکبر کی روشنی میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین بجاه سيدالمرسلين عليه الصلوات والتسليم** .

وما علينا إلا البلاغ.

نوٹ : قارئین وائمہ وخطباء کی سہولت کے لیے حضرت علامہ فیض احمد اویسی چشتی علیہ الرحمہ کا ایک گراں قدر مضمون بنام ''فضائل ومناقب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' بھی شامل کیا گیا جارہا ہے، آپ اپنے خطاب میں اس مضمون کے مشمولات کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔

فضائل ومناقب

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محترم قارئین کرام! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام ورسل عظام علیہم السّلام کو شان نبوت ورسالت کے ساتھ دنیا میں جلوہ گر فرمایا اور انہیں ساری کائنات میں سب سے افضل واعلیٰ بنایا، ان نفوس قدسیہ کے بعد فضیلت واولویت کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرفہرست ہیں، کیونکہ انہیں رب العالمین نے خاتم الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت بافیض سے مشرف فرمایا، انہیں بحالت ایمان سرور کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار کا سنہرا موقع عنایت فرمایا۔

مومن کے دل میں میری محبت اور ابوبکر وعمر کا بغض جمع نہیں ہو سکتے: شیر خدا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی محبت اور حضرت سیدنا صدیق اکبر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بغض کے بارے میں فرمایا: لایجتمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مومن ولایجتمع بغضی وحب ابی بکر وعمر فی قلب مومن۔

ترجمہ: شیر خدا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مومن کے دل میں میری محبت اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بغض جمع نہیں ہوسکتا اور اس طرح کسی مومن کے دل میں میری دشمنی اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت جمع نہیں ہوسکتی۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین)۔ (کنز العمال مترجم اردو جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 23 مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی، چشتی)، (المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ علی، حدیث نمبر 3920 جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 79)

شیر خدا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو بھی مجھے حضرت ابوبکر وعمر رضی ؟ عنہما پر فضیلت دے اس پر جھوٹ بولنے کی حد جاری کروں گا۔ (کنز العمال مترجم اردو جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 23 مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار

کراچی، چشتی)، (الصارم المسلول صفحہ نمبر 405)

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ شیر خدا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی ؟ عنہ پر فضیلت دے گا، اسے بہتان کی سزا میں درے لگاؤں گا اور اس کی گواہی ساکت ہو جائے گی یعنی قبول نہیں ہوگی۔ (کنز العمال کتاب الفضائل حدیث نمبر 36097 جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 17)

شیر خدا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ کچھ لوگ مجھے حضرت ابوبکر و عمر رضی ؟ عنہما سے افضل بتاتے ہیں۔ آئندہ جو مجھے ان سے افضل بتائے گا وہ بہتان باز ہے۔ اسے وہی سزا ملے گی جو بہتان لگانے والوں کی ہے۔ (تاریخ دمشق جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 382)

حدیث پاک: **اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَلَمْ یَجِدْ قَلْبًا اَنْقٰی مِنْ اَصْحَابِیْ وَلِذٰلِکَ اخْتَارَھُمْ فَجَعَلَھُمْ اَصْحَابًا فَمَا اسْتَحْسَنُوْا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَمَا اسْتَقْبَحُوْا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحٌ.**

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی نے تمام بندوں پر نظر انتخاب ڈالی اور میرے صحابہ سے بڑھ کر پاکیزہ دل کسی کے نہ پایا تو ان کو منتخب کیا اور میرا صحابی بنا دیا۔ اب وہ جسے اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے پاس بھی اچھا ہے اور وہ جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ کے پاس بھی بُرا ہے۔ (مسند فردوس دیلمی)

اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں، آپ کے فضائل و کمالات بے شمار ہیں، قرآن مجید کی متعدد آیات مبارکہ آپ کی شان میں نازل ہوئیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ.**

ترجمہ: اور جو نبی سچی بات لیکر آئے اور جس نے ان کی تصدیق کی، وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ (سورۃ الزمر: 33)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان المراد شخص واحد فالذی جاء بالصدق محمد، والذی صدق به هو ابو بکر، وهذا القول مروی عن علی بن ابی طالب علیه السلام وجماعة من المفسرین رضی الله عنهم.

ترجمہ: اس سے مراد ایک ہی ہستی ہیں، تو جو سچی بات لے کر آئے وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اور جس نے آپ کی تصدیق کی وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔اور یہ روایت حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور مفسرین کرام رحمہم اللہ کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہے۔

(التفسیر الکبیر، الدر المنثور، روح البیان، سورۃ الزمر۔33)

اسی طرح مختلف مواقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کی فضیلت کا اظہار فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے انتھاہ وارفتگی اور اٹوٹ وابستگی کی بنیاد پر حضرات صحاب؟ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے درمیان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر اعتبار سے افضل ومقدم اور اولی وبہتر جانتے اور مانتے تھے۔

ولادت باسعادت:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے تقریبا دوسال چار ماہ بعد ہوئی۔

(الاکمال فی اسماء الرجال)

جب آپ کی ولادت ہوئی اسی وقت سے آپ کا مقام ومرتبہ آشکار ہونے لگا بارگاہ الہی سے آپ کی بلندی درجات کے جلوے ہویدا ہونے لگے، رب العالمین نے آپ کی ولادت کے ساتھ محبتوں کے سلسلہ کو آپ سے جوڑ دیا اور آپ کے چاہنے والوں کو جنت کی ضمانت عطا فرمائی، حدیث شریف میں وارد ہے، حافظ ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّاوُلِدَ اَبُوبَكْرٍ الصِّدِيقُ اَقْبَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى جَنَّةِ عَدْنٍ فَقَالَ وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي لَاُدْخِلُكِ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ هٰذَا الْمَولُودَ.

ترجمہ: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشگی والی جنت سے مخاطب ہوکر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اے جنت! میں تجھ میں انہی خوش نصیبوں کو داخل کرونگا جو اس نومولود سے محبت کرنے والے ہونگے۔ (مختصر تاریخ دمشق، جلد نمبر 13، صفحہ 69۔چشتی)

نام مبارک اور القاب شریفہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے، آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ ہے اور آپ کی والد؟ ماجدہ کا نام مبارک حضرت ام الخیر

سلمی رضی اللہ عنہا ہے۔

آپ کے القاب مبارکہ میں صدیق بہت مشہور ہے، کیونکہ یہ مبارک لقب آپ کو کسی مخلوق نے نہیں دیا، بلکہ خالق کائنات نے عطا فرمایا، جیسا کہ سنن دیلمی میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّاكَ الصَّدِّيقَ.

ترجمہ: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔ (کنز العمال، حرف الفاء، فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: 32615، چشتی)

ابھی آپ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت کا تذکرہ سنا، اب آیئے امام الاولیاء کی زبان فیض ترجمان سے سماعت فرمایئے! حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسْمَ اَبِی بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''صدیق'' آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ (مختصر تاریخ دمشق، ج، 13، ص 52)

آپ کو صدیق کے مبارک لقب سے اس لئے بھی یاد کیا جاتا ہے کیونکہ آپ نے بلاکسی تامل سب سے پہلے معجزہ معراج کی برملا تصدیق کی، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین اور تاریخ الخلفاء میں روایت ہے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت جاء المشركون إلى ا ?بی بكر فقالوا هل لک إلى صاحبک يزعم ا?نه ا?سرى به الليلة إلى بيت المقدس قال ا?و قال ذلک؟ قالوا نعم فقال لقد صدق إنی لا ?صدقه با?بعد من ذلک بخبر السماء غدوة وروحة فلذلک سمی الصديق.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شب معراج کے اگلے دن مشرکین مکہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا، اپنے صاحب کی اب بھی تصدیق کرو گے؟، انہوں نے دعوی کیا ہے "راتوں رات بیت المقدس کی سیر کر آئے ہیں "ابوبکر صدیق نے کہا: "بیشک آپ نے سچ فرمایا ہے، میں تو صبح وشام اس سے بھی اہم امور کی تصدیق کرتا ہوں "اس واقعہ سے آپ کا لقب

صدیق مشہور ہو گیا۔(تاریخ الخلفاء ص،11)

اسی طرح آپ کا ایک لقب ''عتیق'' بھی مشہور ہے، جس کے معنی ''آزاد'' کے ہیں، آپ کا لقب عتیق ہونے کی وجہ تسمیہ:

عَنْ عَـائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّار.

ترجمہ: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم من جانب اللہ نار دوزخ سے آزاد ہو، **فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا.** اسی دن سے آپ کو عتیق کہا جانے لگا۔(زجاجۃ المصابیح، کتاب المناقب، ج5،ص248۔ جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر 3612۔ چشتی)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل ہیں، اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ نے نہایت پاکیزہ زندگی بسر کی، سرداران قریش آپ کی عظمتوں کا اعتراف کیا کرتے تھے اور اپنے اہم معاملات میں آپ سے قیمتی آراء لیا کرتے تھے، حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ قُرَيْشٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَهْلِ مُشَاوَرَتِهِمْ وَمُحَبَّبًا فِيهِمْ وَاَعْلَمَ لِمَعَالِمِهِمْ. (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار سرداران قریش سے تھا، آپ انہیں مشورے دینے والوں میں تھے، ان میں آپ کی شخصیت نہایت محبوب تھی اور آپ ان کے معاملات کو بہتر طور پر جاننے والے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوّلیت:

اعلان نبوت سے قبل بھی آپ سرور کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چاہنے والوں اور رفیقوں میں شامل رہے اور جب بعثت کا اعلان ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی ذات والا صفات پر سب سے پہلے آپ ہی نے ایمان لایا، جبکہ صاحبزادوں اور نونہالوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں اور خواتین میں حضرت ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف بہ

اسلام ہوئیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار نہیں سنے!

اذاتذكرت شجوا من اخي ثقة	فاذكر اخاك ابابكر بما فعلا
خير البرية اتقاها واعدلها	بعدالنبي واوفاها بما حملا
والثاني التالي المحمود مشهده	واول الناس ممن صدق الرسلا
والثاني اثنين في الغار المنيف وقد	طاف العدو به إذ صعدوا الجبلا
وكان حب رسول الله قد علموا	خير البرية لم يعدل به رجلا

ترجمہ اشعار:

جب تم صداقت شعار ہستی کے دکھ درد کو یاد کرنے لگو تو اپنے بھائی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں کو یاد کر لینا۔

جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انبیاء کرام کے بعد تمام مخلوق میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے زیادہ انصاف پسند ہیں، و نیز ذمہ داری میں سب سے زیادہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے یار غار، ہمیشہ آپ کی صحبت میں رہنے والے اور مخلوق میں قابل تعریف ہیں؛ اور سب سے پہلے رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

(الاستیعاب، ج1 ص294 حاشیۃ الزرقانی علی المواہب، ج1، ص445)

اس بلند پہاڑ پر واقع غار میں دو معزز شخصیات میں سے دوسرے آپ ہی تھے، جب کہ پہاڑی پر چڑھنے کے بعد دشمن غار کے اردگرد منڈلانے لگے۔

جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، سب کو معلوم ہے کہ آپ تمام مخلوق میں (انبیاء کے بعد) سب سے بہتر ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو آپ کے برابر نہیں قرار دیا ہے۔

(الاستیعاب، صفحہ 295۔چشتی)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسے بیان کرنے اور آپ کے سماعت فرمانے سے اس کی

ثقاہت واہمیت محتاج بیان نہیں۔

صدیق اکبر کی منقبت سننا سنتِ مصطفیٰ ہے

حافظ ابن عساکر بیان کرتے ہیں، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا:

هل قلت في ابي بكر شيئا؟

ترجمہ: کیا ابوبکر کے بارے میں بھی کچھ کہا ہے؟ عرض کی ہاں! پھر آپ نے مذکورہ بالا اشعار سنائے۔

فسر النبي بذلك فقال احسنت ياحسان. اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار مسرت کیا اور فرمایا اے حسان! تم نے خوب کہا۔ (الاستیعاب، ص 295)

کنز العمال میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **قل و انا اسمع.**

ترجمہ: صدیق کی منقبت کہو میں سننا چاہتا ہوں، حضرت حسان بن ثابت منقبت سنا چکے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوش ہوگئے، اور مسکراہٹ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے حسان! تم نے سچ کہا ہے واقعی صدیق ایسے ہی ہیں جیسے تم نے بیان کیا۔ **فضحک رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه وقال: "صدقت يا حسان"! هو كما قلت. (كنز العمال، حديث نمبر 35673)**

اس روایت سے ثابت ہوا کہ "نعت" کی طرح منقبت صدیق اکبر کی سماعت بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور منقبت سنانا سنت صحابہ ہے نیز حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی مدح سرائی پر اظہار مسرت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

اسلام کے لئے حضرت صدیق کا انتخاب، آسمانی انتخاب:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا بڑا عجیب واقعہ ہے، ابھی حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا اعلان نہیں فرمایا تھا، اس وقت آپ نے ایک خواب دیکھا تو کسی راہب نے اس کی تعبیر یہ کہی کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت وجلوہ گری کا عہد مسعود قریب آچکا ہے اور تمہارے مقدر میں یہ سعادت لکھ دی گئی کہ تم ان پر ایمان لانے والے ہو، جیسا کہ سبل الہدی والرشاد میں ہے:

انه رای رویا قبل، وذلک انه رای القمر نزل الی مکة ثم راه قد تفرق علی جمیع منازل مکة وبیوتها فدخل فی کل بیت شعبة، ثم کان جمیعه فی حجره، فقصها علی بعض اهل الکتابین فعبرها له بان النبی صلی اللہ علیه وسلم المنتظر قداظل زمانه، اتبعه وتکون اسعد الناس به، فلما دعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لم یتوقف.

ترجمہ: اعلان نبوت سے قبل آپ نے ایک عجیب خواب دیکھا، وہ یہ کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ چودھویں کا چاند جو مکہ مکرمہ کی طرف اترنے لگا، اس کا نور مکہ شریف کے ہر مقام اور تمام گھروں میں پھیل گیا، پھر یہ چاند سمٹ کر چمکتا ہوا آپ کی گود میں آ گیا، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب اہل کتاب کے ایک عالم کو سنایا تو اس نے تعبیر دی کہ وہ نبی محتشم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جن کی آمد کا انتظار ہے، ان کے ظہور کا زمانہ قریب آ چکا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ آپ ان سے وابستگی کی سعادت حاصل کرنے والے ہو، چنانچہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ نے کچھ توقف نہ کیا (اور مشرف بہ اسلام ہوگئے)۔ (سبل الہدی والرشاد، ج2 ص303)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استقامت:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لے آئے تو کفار مکہ مظالم ڈھانے لگے، آپ کو مصائب ومشکلات میں ڈالا جانے لگا، تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جانے لگیں، اور آپ کو عبادتوں سے روکا گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دولت خانہ میں عبادت وریاضت کیا کرتے اور تلاوت کلام مجید فرمایا کرتے، کفار یہ بھی برداشت نہ کر سکے، آپ کو اتنا ستایا اور تکلیفیں دیں، ستم کی انتہاء ہوگئی، اسی وجہ سے آپ نے مکہ مکرمہ چھوڑنے کا ارادہ کرلیا اور حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے تشریف لے جانے لگے، حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

جب راستہ میں ابن دغنہ جو ایک مشہور قبیلہ قارہ کا سردار تھا، آپ سے ملا اور دریافت کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ نے تفصیل بیان کی تو وہ کہنے لگا: **فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ.**

ترجمہ: بے شک آپ تو ناداروں کو کما کر دیتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی مصیبتوں کے موقع پر مدد کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے آپ کو واپس چلنے کے لئے کہا کہ آپ جیسے لوگوں کو تو مکہ مکرمہ میں رہنا چاہیئے، چلئے میں آپ کو امان دیتا ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچ کر اس نے اعلان کر دیا کہ آج سے میں ابو بکر کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں، لیکن بعد میں حق کی راہ میں ایسی رکاوٹیں آنے لگیں کہ ابن دغنہ آپ کی حفاظت کا وعدہ توڑ دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر فی عہد النبی وعقدہ، حدیث نمبر: 2297)

ابن دغنہ نے جن صفات سے آپ کو یاد کیا ان تمام صفات کا تعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاکیزہ عادات واطوار سے تھا، حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نزول وحی کے آغاز کے بعد جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفصیل بتائی تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو انہی صفات کا تذکرہ کر کے تسلی دی تھی، بارگاہ رسالت میں حضوری اور صحبت بافیض سے مشرف ہونے کی وجہ یہ تمام خصائل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں رچ بس گئیں۔

میدان عمل کے پیشرو شہ سوار:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمیشہ یہی معاملہ رہا کہ کبھی آپ نے کوئی نیکی کرنے میں غفلت نہ کی، بلکہ ہمیشہ اس میں سبقت فرمایا کرتے، یہی وجہ ہے کہ آپ ابو بکر کی کنیت سے مشہور ہوگئے ہے، دراصل ''بکر'' کے معنی ابتداء وآغاز کے ہیں اور ابو بکر کے معنی پہل کرنے والے اوّلیت رکھنے والے کے ہوتے ہیں، اسم بامسمی آپ نیکی کے کام میں پہل فرماتے، خیر میں اوّلیت حاصل کرتے، بھلائی کے کرنے میں سبقت لے جاتے اور ہر کار خیر کو بخوبی انجام دیا کرتے، چنانچہ صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا .قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا .قَالَ فَمَنْ تبعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً .قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا .قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَاقَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، حضرت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ کون شخص ہے جس نے آج روزہ رکھا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ کون شخص ہے جس نے آج جنازہ کو کندھا دیا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں! حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ کون شخص ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں! حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم میں آج کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں! تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (خصلتیں) جس کسی میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر: 6333، چشتی)

آپ کی مساعی جمیلہ اور کاوشوں کے ذریعہ کئی افراد مشرف بہ اسلام ہوئے، راہ خدا میں آپ اپنا مال بے دریغ خرچ فرمایا کرتے، ایک موقع پر چالیس ہزار اشرفیاں راہ خدا میں اس طرح خرچ فرمائیں کہ دن میں دس ہزار، رات میں دس ہزار، پوشیدہ طور پر دس ہزار، اور لوگوں کو ترغیب دلانے کی خاطر علانیہ طور پر دس ہزار، آپ کا یہ عمل بارگاہ الٰہی میں اس قدر مقبول ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح وتوصیف میں آیت کریمہ نازل فرمائی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے مال کو رات اور دن میں، پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کیپاس ان کا اجر ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہیاور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ (سورۃ البقرۃ 274)

امیہ بن خلف نے جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مظالم کی انتہاء کردی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا سیر سونے کے بدلہ آپ کو خرید کر آزاد کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے "جو ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے" کہا کہ اسقدر کثیر صرفہ سے کمزور افراد کو آزاد کروانے کے بجائے کسی طاقتور شخص کو آزاد کرواؤ، تا کہ مصیبت کے وقت وہ ہمارا معاون و مددگار رہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ عمل کسی دنیوی بدلہ کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لئے کیا ہے، آپ کی خلوص نیت اور عمل کی پاکیزگی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح فرمایا:

وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِی یُؤْتِی مَالَہُ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہُ مِنْ نِعْمَۃٍ تُجْزٰی اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی.

ترجمہ: اور یقیناً اسے (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے، جو اپنا مال خرچ کرتا ہے تا کہ پاک ہو، اور کسی کا اس پر احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، وہ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک وہ راضی ہوگا۔ (سورۃ اللیل 17 / 21)

بروز حشر شان صدیقی:

جنت میں ہر نیکی کا ایک دروازہ ہوگا قیامت کے دن اس نیکی کرنے والے کو متعلقہ دروازہ سے بلایا جائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان یہ ہوگی کہ آپ کو ہر دروازہ سے بلایا جائیگا جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِکُلِّ اَھْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یُدْعَوْنَ بِذٰلِکَ الْعَمَلِ وَلِاَھْلِ الصِّیَامِ بَابٌ یُدْعَوْنَ مِنْہُ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ . فَقَالَ اَبُو بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ اَحَدٌ یُدْعٰی مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَاقَالَ نَعَمْ وَاَنَا اَرْجُو اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ یَا اَبَا بَکْرٍ .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک عمل کرنے والے کے لئے جنت کا ایک دروازہ ہے، وہ اسی عمل کے دروازہ سے بلائے جائیں گے۔ اور روزہ داروں کے لئے ایک دروازہ ہے، اسکا نام ''ریان'' ہے وہ (روزہ دار) اسی دروازہ سے بلائے جائیں گے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی ان تمام دروازوں سے بلایا جائیگا، حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اے ابوبکر تم انہی لوگوں میں سے ہو۔ (مسند الامام احمد، مسند ابی ہریرۃ، حدیث نمبر: 10054، چشتی)

یہی وجہ تھی کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اَبَابَکْرٍ.

ترجمہ: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ دوزخ سے آزاد کسی شخص کو دیکھے تو وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حدیث نمبر 4378۔ تاریخ دمشق، ج 13

ص78)

صدیق اکبر کے لئے تمام اہل ایمان کا ثواب:

آپ کے ایمان کی اولیت کا اس حدیث سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے جسے خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت کی، آپ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو فرمایا:

یاابابکر ان اللہ اعطانی ثواب من آمن لی منذخلق آدم الی ان بعثنی، وان اللہ اعطاک یا ابابکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الی ان تقوم الساعة.

ترجمہ: اے ابوبکر! آدم علیہ السلام سے لے کر میری بعثت تک جو کوئی بھی مجھ پر ایمان لایا ہر ایک کا ثواب اللہ تعالی مجھے پہنچائے گا اور اے ابوبکر! میری بعثت سے تا قیامت تمام ایمان داروں کا ثواب تمہیں ملے گا۔ (تاریخ بغداد، ج4،ص252)

امام بیہقی کی شعب الایمان میں حدیث پاک ہے:

عن ھزیل بن شرحبیل قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لو وزن إیمان ابی بکر بإیمان اھل الارض لرجح بھم.

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان کو اہل زمین کے ایمان سے وزن کیا جائے تو ضرور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ان تمام پر غالب آجائیں گے۔

(شعب الایمان، باب القول فی زیادۃ الإیمان ونقصانہ، وتفاضل ا? ہل الإیمان فی إیمانہم، حدیث نمبر:35)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ایثار وقربانی:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی جامع الکمالات شخصیت جس طرح میدان عمل میں پیش پیش ومقدم رہی اسی طرح دیگر احوال وکیفیات میں آپ کی کوئی نظیر ومثال نہیں آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنے جذبہ عقیدت کا جس طرح اظہار کیا، اسے بجالانا اور اس پر عمل کرنا تو درکنار اسے اپنے وہم و گمان میں بھی نہیں لایا جاسکتا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ سے کسی معاملہ میں سبقت نہیں کرسکتا، چنانچہ صحاح ستہ میں حدیث پاک ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے حکم فرمایا، اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا، میں سوچنے لگا کہ آج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سبقت کر جاؤنگا، اس ارادہ سے میں نے اپنا آدھا مال بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس جو کچھ تھا وہ سب بارگاہ نبوی میں پیش کردیا، چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: آدھا مال چھوڑ آیا ہوں، پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: **اَبْـقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لاَ اَسْبِقُهُ إِلَی شَیْءٍ اَبَـــــدًا.** ترجمہ: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں کہنے لگا، خدا کی قسم! میں ان سے کسی چیز میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، حدیث نمبر: 4038، سنن ابی داود، کتاب الزکوٰۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک، حدیث نمبر: 1680، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر: 1457، چشتی)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف اپنے جذبہ عقیدت کا اظہار کیا، بلکہ امت کو یہ پیغام دیا اور اس بات کا اعلان کردیا کہ گھر میں مال و دولت ختم ہوجائے تو کوئی بات نہیں، ہم دربار رسول کے دربان ہیں، ہماری دیکھ بھال و نگرانی، حبیب خدا کی نظر عنایت اور کرم نوازی پر ہے، دنیوی مال و دولت ہو یا اشیاء خورد و نوش سب کچھ اسی داتا کی مملکت سے ملتا ہے۔

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس	صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

چنانچہ آپ نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ سارا مال آپ کی خدمت میں حاضر ہے اور گھر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں، جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے آپ کی یہ عقیدت دیکھی تو کہہ دیا کہ میں کسی معاملہ میں آپ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

فرش زمیں پر صحابہ کرام آپ کی سخاوت وقربانیوں کا تذکرہ کرتے رہے اور عرش بریں پر رب العالمین نے خود ملائکہ کے درمیان آپ کے جذبہ ایثار پر اپنی خوشنودی کا اعلان فرمایا، چنانچہ تفسیر قرطبی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے:

وعن ابن عمر قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ابو بكر وعليه عباءة قد خللها في صدره بخلال فنزل جبريل فقال: يا نبي الله! ما لي ارى ابا بكر عليه عباءة قد خللها في صدره بخلال؟ فقال: "قد انفق على ماله قبل الفتح" قال: فإن الله يقول لك اقرا على ابى بكر السلام وقل له اراض انت في فقرك هذا ام ساخط؟ فقال رسول صلى الله عليه وسلم: "يا ابا بكر إن الله عز وجل يقرا عليك السلام ويقول اراض انت في فقرك هذا ام ساخط"؟ فقال ابو بكر: ااسخط "على ربي؟ إني عن ربي لراض! إني عن ربي لراض! إني عن ربي لراض! قال: "فإن الله يقول لك قد رضيت عنك كما انت عني راض" فبكى ابو بكر فقال جبريل عليه السلام: والذي بعثك يا محمد بالحق، لقد تخللت حملة العرش بالعبى منذ تخلل صاحبك هذا بالعباءة.

ترجمہ: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال ومتاع راہ خدا میں خرچ کرنے کے بعد ایک پیوند زدہ عباء پہن کر حاضر بارگاہ ہوئے جس میں گنڈیوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے، اسی لمحہ طائر سدرہ جبریل امین پیغامِ خداوندی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالی صدیق اکبر کو سلام فرماتا ہے، آپ اُن سے دریافت کریں کہ وہ اس فقر کی حالت میں اپنے رب سے راضی ہیں کہ نہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت صدیق سے فرمایا تو آپ بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے میں اپنے رب سے ناراض کیسے ہوسکتا ہوں؟ بے شک میں اپنے رب سے راضی ہوں، اس کو تین بار دہراتے رہے۔ حضرت جبریل نے عرض کیا: حضور! بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے؛ میں اُن سے راضی ہو چکا ہوں جس طرح وہ مجھ سے راضی ہے۔ اور اللہ کے حکم سے تمام حاملین عرش بھی وہی لباس پہنے ہوئے ہیں جو آپ کے صدیق نے پہنا۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ الحدید، آیت نمبر 10، چشتی)

اللہ تعالیٰ اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عقیدت کے معاملہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عالم تھا کہ دوسرے صحابہ اس فضیلت کو نہ پا سکے، حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آپ کی مضبوط وابستگی اور کامل عقیدت کا اندازہ اس حدیث پاک سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو صحیح بخاری شریف میں مروی ہے:

واقعہ یوں ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلح کے ایک معاملہ میں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے، اس دوران نماز کا وقت آ گیا، مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور امامت کرنے کے لئے گزارش کی، چنانچہ اقامت کہی گئی اور آپ امامت کرنے لگے، اسی اثنا میں رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ کی نماز کا یہ حال تھا کہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے، صحابہ کرام آپ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کا احساس دلانے لگے، بالآخر آپ متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو چکے ہیں، فوراً مصلے سے پیچھے ہٹے اور صف میں شامل ہو گئے، حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو امامت کا حکم بھی فرمایا! لیکن آپ پیچھے ہٹ گئے، پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امامت فرمائی، نماز مکمل ہونے کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ إِذْ اَمَرْتُكَ .فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لابْنِ اَبِى قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم.**

ترجمہ: اے ابوبکر! میرے حکم دینے کے باوجود تمہیں اپنی جگہ قائم رہنے سے کس چیز نے روکا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آگے نماز ادا کر سکے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من دخل لیؤم الناس، حدیث نمبر: 684، چشتی)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز میں نہ صرف غیر خدا کا خیال لایا بلکہ عین حالت نماز میں حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا، ادب بجالایا، پیچھے ہٹ گئے، اور پوچھنے پر عرض کیا کہ بات کچھ اور نہیں تھی، میرے ادب نے گوارا نہ کیا کہ امام الانبیاء کے آگے نماز پڑھ سکوں، نہ ہی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اس عمل پر نکیر فرمائی اور نہ آپ کے اس جذبہ عقیدت کو ناپسند کیا گویا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عملی طور پر امت کو یہ پیغام دیا کہ عبادتوں میں کمال عقیدت اور عنصر ادب کو شامل رکھنا ہی قبولیت عمل کی دلیل ہے۔

افضل البشر بعد از انبیاء علیہم السّلام:

عقائد، عبادات اور معاملات، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے جس گوشہ پر نظر ڈالی جائے، اور جس پہلو کو دیکھا جائے آپ فضل وکمال کی بلندیوں پر فائز ہیں اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ سب صحابہ کرام آپ کے فضائل وکمالات کے معترف تھے اور آپ کی عظمت کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ اس پر مولائے کائنات حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد شاہد ہے:

عَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ اَلا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ هَذِهِ الاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُو بَکْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مسند الامام احمد، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: 845۔ مصنف بن ابی شیبۃ، ج 7، ص 475، چشتی)

چنانچہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال باکمال کی کیفیات شروع ہوئیں تو حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں امامت کا حکم فرمایا، اس وقت آپ نے سترہ (17) نمازوں کی امامت فرمائی۔

خلافت صدیقی پر تمام صحابہ کرام کا اتفاق:

وصال نبوی کے بعد جب خلافت کا مسئلہ درپیش ہوا تو مہاجرین وانصار تمام صحابہ کرام نے متفقہ طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس تفصیل کو علامہ یوسف بن اسمعیل نبہانی علیہ الرحمہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **فایکم تطیب نفسه ان یزیله عن مقام اقامه فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا کلهم: کلنا لا تطیب انفسنا نستغفر الله.**

ترجمہ: تم میں وہ کون ہے، جو یہ چاہتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس مقام سے ہٹا دے، جس پر انہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فائز فرمایا تو تمام صحابہ کرام نے کہا: اللہ

معاف کرے! ہم میں کوئی اس بات کو گوارا نہیں کرسکتا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: مہاجرین کے ساتھ انصاری صحابہ کرام نے بھی آپ کی خلافت پر اتفاق کیا اور سبھوں نے بیعت کی، جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سرفہر ست ہیں۔

اور قابل اعتبار روایات میں یہ بات بھی آئی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیعت لینے کے بعد تین دن تک مسلسل لوگوں سے ملاقات کرنے لگے اور ان سے کہتے کہ لوگو! کیا تم نے بیعت کرلی ہے؟ اگر اس میں کوئی رکاوٹ ہوتو وہ بیعت سے دستبردار ہوجائے!، تو صحابہ کرام میں سب سے پہلے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہنے لگے، جیسا کہ روایت ہے: **فیقوم علی رضی الله عنه فی اوائل الناس یقول: لا نقیلک ولا نستقیلک ابداً قدمک رسول الله صلی الله علیه وسلم فمن یؤخرک.**

ترجمہ: تو لوگوں میں سب سے پہلے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کہنے لگے: نہ ہم بیعت توڑیں گے اور نہ کبھی اس کا مطالبہ کریں گے، کون آپ کو نظر انداز کرسکتا ہے جبکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا ہے۔

جنگ جمل کے بعد حضرت عبداللہ بن الکواء نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ خلافت سے متعلق کیا آپ کو حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ فرمایا تھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: **نظرنا فی امرنا فاذا الصلوٰۃ عضدالاسلام فرضینا لدنیانا بمارضی الله ورسوله لدیننا فولینا الامر ابابکر.**

ترجمہ: ہم نے خلافت کے معاملہ میں غور وفکر کیا، یہ بات آشکار ہوئی کہ نماز اسلام کا اہم ستون ہے، (جس کی امامت کے وہ حقدار ٹھہرے) گویا اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملہ میں ان سے اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا، لہذا ہم نے دنیوی معاملات کے لئے انہیں قبول کرلیا اور خلافت کا معاملہ ان کے سپرد کردیا۔ (الاسالیب البدیعۃ مع شواہد الحق، ص 356)

وصال مبارک:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دو سال سات ماہ مسند خلافت پر جلوہ فرما رہے۔ (تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق)

آپ کا وصال مبارک شہر مدینہ منورہ میں مغرب وعشاء کے درمیان 22 جمادی الاخری 13ھ میں ہوا، اُس وقت آپ کی عمر شریف ترسٹھ سال تھی۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کے جنازہ کو دربار رسالت پر لانا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنا، حکم ملے تو آپ کے روضہ مبارک میں دفن کرنا، ورنہ بقیع شریف میں دفن کر دینا چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو کفنا کر دربار نبوی میں لے جایا گیا۔

اما ابو بکر رضی الله عنه فمن كراماته انه لما حملت جنازته إلى باب قبر النبی صلی الله عليه وسلم ونودی السلام علیک یا رسول الله هذا ابو بكر بالباب فإذا الباب قد انفتح وإذا بهاتف يهتف من القبر ادخلوا الحبيب إلى الحبيب.

ترجمہ: اب رہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی ہستی تو یہ آپ کی کرامت ہے کہ جب آپ کا جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے سامنے رکھ کر عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ ابوبکر حاضر ہیں، یکا یک خود بخود دروازہ کھلا اور سبھوں نے اندر سے یہ آواز سنی کہ: حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ۔ (تفسیر کبیر، تفسیر نیشاپوری، تفسیر رازی، سورۃ الکہف، آیت نمبر:9)۔ یہ سن کر حاضرین نے آپ کو حجرہ مبارک کے اندر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا۔ جیسے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار رہے، اسی طرح آپ کو یار مزار ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(طالبِ دعا و دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)